بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۶ وفا ۱۳۴۴ ہش ۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۶ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ رجولائی بوقت ½۹ بجے صبح

کل بھی حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات دوائی سے نیند آئی۔

اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اُس پر ابتلا آویں

دنیوی نظام کی طرح روحانی عالم میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے

" جب سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے یہی قانون چلا آیا ہے۔ قبل از وقت ابتلاء ضرور رکھتے ہیں تاکچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو اسی لیے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔ آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو جو عالم الغیب و یعلم السر و الخفی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے، اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفی کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقت ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے۔ پس یہ خیال باطل ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالےٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں۔ اس کو تو ذرہ ذرہ کا علم ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلاکیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹-۳۰)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۵ جولائی۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب گزشتہ کئی روز سے بخار معدہ درد گردہ بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— کراچی — حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ آج کل اپنے فرزند مبارک احمد صاحب بقاپوری کے پاس کراچی گئی ہوئی ہیں۔ پچھلے دنوں آپ کو ضعف قلب کا شدید دورہ ہوا۔ اب اگرچہ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے نیز اعصابی کمزوری کے علاوہ جوڑوں میں درد کی بھی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں:

— محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند راشدی لطیف صاحب حکومت افغانستان کی طرف سے بنکنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے کابل سے عازم امریکہ ہوئے ہیں۔ وہ راستہ میں چند روز لنڈن میں قیام کرنے کے بعد سان فرانسسکو (امریکہ) روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعمیر جامع مسجد ربوہ

اس مسجد کی تعمیر کے چندہ کے متعلق نظارت بیت المال کی طرف سے جو اعلان اخبار الفضل مورخہ ۳ جون ۱۹۶۵ء اور مورخہ ۸ جون ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئے ہیں وہ منسوخ کئے جاتے ہیں احباب نوٹ فرمالیں

(عبدالحق راحد ناظر بیت المال)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جولائی ۶۵ء

شراب کی ممانعت کے متعلق صوبائی اسمبلی کی قرارداد

صوبائی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے کہ شراب نوشی کی مکمل ممانعت کر دینی چاہیئے۔ ہم اس قرارداد پر ارکانِ اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ شراب خوری نہ صرف اسلام میں قطعی طور پر حرام قرار دی گئی ہے بلکہ جدید و قدیم طبی تحقیقات اور شراب خور اقوام کے تجربات سے یہ چیز ہر لحاظ سے انسانوں کے لئے سخت مضر ثابت ہو چکی ہے چنانچہ نہ صرف اسلامی مملکت میں بلکہ غیر اسلامی ممالک میں بھی مکمل بندش کی کوششیں ہو رہی ہیں خواہ ان میں کامیابی نہ ہوتی ہو۔

مغربی ممالک جو شراب کے پشت ہا پشت سے رسیا چلے آتے ہیں اب کئی وجوہات سے بندش کو مناسب سمجھتے ہیں لیکن چونکہ یہ وہاں کے لوگوں کے جسموں میں گھر کر چکی ہے اس لئے محض تلقینی تدابیر ہی استعمال کی جاتی ہیں حالانکہ چاہتے سب یہی ہیں کہ کسی طرح اس بلا سے چھٹکارا ہو جائے۔ چنانچہ امریکہ نے تو ایک دفعہ سخت قدم اٹھایا تھا اور بالکل بندش کر دی تھی مگر اس میں اسے ناکامی ہوئی۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ اگر اب بھی امریکہ کو یقین آجائے کہ وہ کامیاب ہو جائیگی تو وہ یقیناً کلی بندش کا قانون پھر نافذ کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں کرے گی۔ روس جیسے ملک میں بھی شراب خوری پر سخت پابندیاں عاید کی گئی ہوئی ہیں۔ برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک میں بھی شراب کی اقسام پر پابندیاں لگی ہوئی ہیں چنانچہ برطانوی افواج کے سپاہیوں کو سوا بیئر کے تیز و تند قسم کی شراب مثلاً وسکی استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے۔

روس اور مغربی ممالک اکثر نہایت سرد ملک ہیں اور ایسے ممالک میں عوام شراب خوری کے جواز کے لئے ایک بہانہ رکھتے ہیں اگرچہ یہ عذر لنگ سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ اسلامی دور میں سرد ملکوں کے بھی مسلمانوں نے شراب خوری قومی سطح پر بند کر رکھی تھی۔ اس لئے سردی کا عذر کوئی معقول عذر نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ ایک زمانہ دنیا پر ایسا طاری رہا ہے کہ تمام اقوام خواہ سرد ممالک میں آباد ہوں یا گرم استوائی ممالک میں شراب خوری کی عادی ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ عربستان جیسے صحرائی اور گرم ملک میں بھی ڈھیروں شراب ہڑپ کی جاتی تھی مگر نبوت کے ایک ہی اشارہ سے نہ صرف عربوں نے بلکہ ان تمام اقوام نے جنہوں نے اسلام قبول کیا قومی سطح پر شراب خوری ترک کر دی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی کروڑہا کروڑ ایسے مسلمان دنیا میں موجود ہیں کہ جنہوں نے شراب چکھنا تو بڑی بات ہے دیکھی تک نہیں۔

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اسّی فیصد ایسے مسلمان اب بھی پاکستان میں بالیقین موجود ہیں جنہوں نے شراب دیکھی بھی نہیں اور باقی بیس فیصد بھی ایسے لوگ ہیں جو یا تو فاسق و فاجر ہیں اور یا پھر اونچی سوسائٹی کے دلدادہ ہیں۔

اسمبلی میں قرارداد کے مخالفین نے یہ تو تسلیم کیا ہے کہ اسلام میں شراب سراسر حرام ہے مگر تدریج اور استثنائی صورتوں کو بطور مخالفانہ دلیل کے پیش کیا ہے۔ جہاں تک صحیح طبی استعمال کا تعلق ہے بطور دوا کے اسلام میں بھی اضطراری صورت میں الکوہل کا استعمال ممنوع نہیں ہے لیکن یہ امر اس بات کے مانع نہیں ہو سکتا کہ شراب خوری کلی طور پر پاکستان میں ممنوع قرار دی جائے۔ اور سوا طبی استعمال کے باقی تمام استثنائی صورتوں کو نظر انداز کر دیا جائے ہمیں یقین ہے کہ خود عیسائی اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو بھی کلی بندش پر اعتراض نہیں ہوگا۔ یہ سراسر ایک اخلاقی سوال ہے اور ہمیں کامل بھروسہ ہے کہ کسی مذہب کا پیرو بھی نہیں کہہ سکتا کہ شراب کا استعمال لازمی ہے جہاں تک عیسائیوں کے عشائے ربانی میں شراب کے استعمال کا تعلق ہے ہماری دانست میں شراب لازمی نہیں بلکہ سادہ پانی سے بھی یہ رسم بخوبی ادا کی جا سکتی ہے۔

ایک سوال سیاحین کا بھی ہے۔ بے شک سیاحین کے ذریعہ ملک کے اقتصادیات کو نفع پہنچتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ جو لوگ یہاں سیر و سیاحت کے لئے تشریف لاتے ہیں وہ چند روز شراب کے بغیر جیتے ہی نہیں رہ سکتے۔ جن لوگوں نے یہاں آنا ہے وہ ضرور آئیں گے اگرچہ شروع میں اس میں کچھ کمی بھی آجائے بلکہ ہمارا خیال ہے بعض لوگ جو شراب خوری سے تنگ آئے ہوئے ہیں بندش کے علاقہ میں اپنا کچھ وقت گزارنا پسند کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ جو لوگ ترک کرنا تو چاہتے ہوں مگر اپنے ملکی ماحول میں ایسا نہ کر سکتے ہوں وہ ہمارے ملک میں کچھ عرصہ بسر کرنا اس لئے ضروری سمجھیں کہ اس طرح وہ ترک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اسی طرح ٹورسٹ کا سوال بھی مکمل بندش میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ جہاں تک تدریج اور تلقین کے ذریعہ شراب خوری سے نجات پانے کا سوال ہے جیسا کہ مخالفین کی طرف سے کہا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ ان عذرات میں بھی کوئی جان نہیں ہے۔ جب قرونِ اولیٰ کے مسلمان ایک اونٹنے سے اشارہ سے صدیوں کی موروثی عادت کو ایک لمحہ میں ترک کر سکتے ہیں تو اب بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایسے آدمی بھی دیکھے گئے ہیں کہ جنہوں نے توبہ کر لی مگر پھر موت کے خوف سے بھی ایک قطرے سے ہونٹوں کو تر نہ ہونے دیا۔ مرتے مر گئے مگر ڈاکٹروں کے کہنے پر بھی منہ نہیں لگایا۔

ہمارے نزدیک قانونی طور پر فوراً بندش ہو جانی چاہیئے اس میں ایک لمحہ کی بھی ڈھیل نہیں دینی چاہیئے۔ جو چیز اسلام میں کلی طور پر حرام ہے اس میں تدریج وغیرہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر بھی ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا ممانعت کا اسلامی اصول غیر مذاہب کے لوگوں پر بھی ٹھونسا جا سکتا ہے اور ان کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ بھی شراب خوری سے باز رہیں۔ اس کا ایک جواب تو وہی ہے جو ہم پہلے دے چکے ہیں کہ شراب خوری کو کسی مذہب نے لازمی قرار نہیں دیا ایسی صورت میں مکمل ممانعت سے کسی کے مذہبی حقوق میں دخل اندازی نہیں ہوتی۔ اس کسی کو شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ تاہم ہو سکتا ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ اگرچہ کسی مذہب میں شراب خوری لازمی نہیں ہے مگر بعض مذاہب میں اس کی بندش بھی نہیں ہے۔ اور ایسے لوگ حق رکھتے ہیں کہ انہیں اجازت ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ یہ صرف اسلامی اصول ہی نہیں بلکہ تمام اقوام کے نزدیک اخلاقی اصول بھی تسلیم شدہ ہیں اس لئے ایسے لوگوں کو بھی اجازت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ان کی وجہ سے معاشرہ کی پاکیزگی جو مکمل بندش سے ہو سکتی ہے مجروح ہوتی ہے۔ چنانچہ اکثر مغربی ممالک میں کوئی مسلمان دو بیویاں نہیں کر سکتا کیونکہ ان ممالک میں نعوذ باللہ اس کو بداخلاقی اور اپنے معاشرہ میں غلط انداز تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کو بھی حق ہے کہ وہ جس چیز کو بداخلاقی سمجھتا ہے اور معاشرہ کو مجروح کرنیوالا قرار دیتا ہے کلی ممانعت کا قانون پاس کرے۔

ایک عذر یہ بھی کیا گیا ہے کہ محض قانون بنانے سے شراب خوری بند نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ کہا گیا ہے خلافتِ راشدہ اور مغلیہ سلطنت میں بھی کلی ممانعت کامیاب نہیں رہی اور ان ادوار میں بھی شراب پی جاتی رہی ہے۔ یہ دلیل نہایت ہی بودی ہے۔ کیا اس لئے کہ قتل کا جرم ہمیشہ ہوتا رہا ہے اس لئے اس جرم کی قانوناً کوئی سزا نہیں ہونی چاہیئے۔ شاید یہ بات اس لئے کہی گئی ہے کہ حکومت شراب بندی کے لئے تجاویز سوچ رہی ہے۔ آخر حکومت سوا قانون سازی اور مجرموں کے لئے بجز سخت سزا مقرر کرنے کے اور کیا کر سکتی ہے۔ محض وعظ و نصیحت سے تو کام نہیں چل سکتا۔ اسلام اگرچہ لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کرتا ہے مگر تعزیری کارروائیوں کی بھی اجازت ہی نہیں دیتا بلکہ صاف صاف احکام جاری کرتا ہے۔

پاکستان میں اس وقت مکمل ممانعت اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ ایک ایسا ملک ہے جس میں اکثریت شراب کی عادی نہیں اسلئے یہاں ممانعت سو فیصد نہیں تو اسّی فیصد ضرور کامیاب ہو سکتی ہے۔ پھر یہ ایک اسلامی ملک کہلاتا ہے اور تمام دنیا اس کی طرف دیکھ رہی ہے کہ وہ نظریات اسلام پر کس طرح عمل پیرا ہوتا ہے۔ اگر ہم مکمل ممانعت کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں جو ہمارے لئے آسان ہے تو یہ امر اسلام کی اشاعت میں بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہماری رائے یہی ہے کہ حکومت کو صوبائی اسمبلی کی قرارداد کے مطابق ضرور قانون بنانا چاہیئے۔

سپین کی سرزمین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ

احمدیہ مشن سپین کی اہم تبلیغی مساعی۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور ملاقاتیں

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مشن سپین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین میں اسلام کے خلاف تعصب کا جذبہ آہستہ آہستہ دور ہو رہا ہے۔ اور علمی طبقہ کی سرکردہ اہم شخصیتیں اسلام کے قریب آ رہی ہیں۔

D. Pascual Marin یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں سنڈیکیٹ میں قانونی مشیر بھی ہیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کی امداد کے ساتھ عربی کلچر کا سنٹر قائم کیا ہے تا اسلامی ممالک کے ساتھ زیادہ دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ ان سے دیر سے خط و کتابت تھی۔ اب ان سے ملاقات کے لئے وقت مقرر کر کے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ سلسلہ کے لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے میری باتوں کو کافی توجہ سے سنا۔ اور کتب کا مطالعہ کرنے کا وعدہ کیا۔ احباب جماعت کو معلوم ہی ہے کہ پہلے اسلام کا اقتصادی نظام کا ہسپانوی ترجمہ شائع کرنے میں کافی مشکل پیش آئی تھی۔ پھر حکومت نے اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت کی اجازت دینے کے بعد کتاب کے طبع ہونے پر پابندی لگا دی تھی۔ پندرہ سال کے بعد اس سال ماہ فروری میں آنریبل وزیر انفارمیشن سے ملاقات کر کے کتب کے شائع کرنے کے بارے میں گفتگو کی۔ وزیر موصوف نے ہمدردانہ طور پر ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا اب احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ حکومت نے اس شرط کے ساتھ کہ بہت کھلے طور پر ان کتب کی اشاعت نہ ہو۔ انہیں شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کتب کی اشاعت کی اجازت اسلام کی ترقی کے لئے مبارک کرے۔ اور آئندہ مزید کتب کے شائع کرنے کی راہ کھول دے آمین اللھم آمین اور یہ ملک اور یہ قوم جو ایک دفعہ پہلے اسلام کے نور سے منور ہو چکی ہے دوبارہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو قبول کر کے اس کے فضلوں اور برکات کی وارث ہو۔ آمین۔

۲۳ مئی بروز اتوار محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید مغربی افریقہ کے مشنوں کے دورہ سے واپسی پر ایک روز کے لئے میڈرڈ تشریف لائے۔ جو ہمارے لئے بے حد خوشی کا باعث تھا ۶ بجے سے ۸ بجے شام تک صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ان کے ہمراہ سید مسعود احمد صاحب سابق مبلغ انچارج سکنڈے نیویا بھی تھے۔ احباب جماعت کے علاوہ ایک ہسپانوی کرنل ... جو کہ اسلام کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں اور ایک ہسپانوی مصنف ... بھی حضرت میاں صاحب کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

میڈرڈ کے مشہور اخبارات، نیوز ایجنسی رائٹر نیوز۔ نیوز ایجنسی کے ڈائریکٹر کو احمدیہ جماعت سے تعارف کی غرض سے نسخہ قرآن اور احمدیہ موومنٹ کتب (فرنچ) ارسال کی گئیں۔

حسب معمول ہر اتوار کو Rastro میں تبلیغ کا کافی موقعہ ملتا ہے۔ ۵۔۶ نئے عیسائی احباب اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے جاتے ہیں۔ شام کو مشن ہاؤس میں اجلاس منعقد کیا جاتا ہے اور نو مسلم احباب کے علاوہ زیر تبلیغ اور نئے احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ موقعہ کے مناسب حال خاکسار ایک گھنٹہ تک لیکچر دیتا ہے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو ۹ بجے رات تک جاری رہتا ہے۔ ان کے علاوہ متفرق طور پر ایک فیملی کے گھر جا کر تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ایک ڈرائی کلینر کی دکان پر زیر تبلیغ دوستوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔

مرکز سے آمدہ لٹریچر ٹریکٹ رسالے معزز احباب کو پہنچائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری حقیر سعی میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے جلد اسلام و احمدیت کو بھاری کامیابی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

اسلام اور عیسائیت

از مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان

اسلامی تعلیم میں اعمال کی حیثیت ایمان کے شجرہ طیبہ کے لئے پانی کی سی ہے۔ یعنی ایمان اور معرفت تامہ نیک اعمال کے پانی سے تقویت حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ اور پھل کے طور پر نجات و فلاح یعنی خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جو انسان کا انتہائی مدعا اور اعلیٰ مقصد ہے۔ اسی وجہ سے قرآن مجید میں ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس ضمن میں اگر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا جائے۔ تو بڑا عجیب اور نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ مسیحیت نے شریعت کو لعنت قرار دے کر ہر قسم کے نیک اعمال کی بجا آوری اور پابندی سے اپنے آپ کو آزاد کر لیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔" (متی ۵/۱۷-۲۰)

اسی طرح انجیل میں لکھا ہے:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا۔ اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں ۳/۱۰-۱۳)

ان دونوں حوالوں میں واضح تضاد نظر آتا ہے۔ ایک طرف توریت اور شریعت کو پورا کرنے اور منسوخ نہ کرنے کا دعویٰ اور دوسری طرف شریعت کو لعنت قرار دے کر حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی لعنتی قرار دے دیا گیا۔ اور مسیحیوں کے لئے شریعت پر عمل نہ کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہو گئی۔ لیکن تعجب ہے کہ اسی انجیل میں عین انسانی فطرت کے مطابق ہم یہ لکھا ہوا بھی پاتے ہیں کہ:۔

"ایمان بغیر اعمال کے بے کار ہے ...... جیسے بدن بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مردہ ہے۔" (یعقوب ۲/۲۰-۲۶)

حقیقتاً ہونا بھی یہی چاہیئے۔ ورنہ یہ کہاں کی معقول بات ہے کہ ہم مسیح کے خون پر ایمان لا کر تمام گناہوں سے محفوظ ہو جائیں۔ جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل ہزاروں برس سے دنیا آباد ہے۔ اور ان میں پیدائشی راستباز انبیاء بھی گزرے ہیں۔ اور دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خون مسیح پر ایمان لانے والے گناہوں سے محفوظ نہیں ہو گئے۔ بلکہ اس عقیدہ کی وجہ سے زیادہ ہی گناہوں پر دلیر ہو گئے ہیں۔ پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح کی قربانی سے ہمارے گناہ کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ جبکہ کسی اور کے دوائی کھانے سے بیمار کی بیماری دور نہیں ہوتی۔ اور پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مسیح علیہ السلام تو اپنے لئے اس "لعنتی موت" کو پسند نہ فرماتے تھے۔ اور رات بھر آپ کا خون پسینہ کی بڑی بڑی بوندوں کی شکل میں ٹپکتا رہا۔ اور آپ دعا کرتے رہے کہ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ اور پھر بائیبل یہ بھی بتاتی ہے کہ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ اس صورت میں تو یہ ساری عمارت ہی بے بنیاد ہو جاتی ہے۔

اگر پھل سے مراد متبعین اور ماننے والے لئے جائیں۔ یعنی اس نقطۂ نظر سے اس موضوع کی تحقیق کی جائے کہ آیا موسوی اور مسیحی تعلیم کے نتیجہ میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا ہوا تو اس موازنہ میں بھی یقیناً اسلامی پھل زیادہ شیریں، دلنشیں، زیادہ خوبصورت، زیادہ عمدہ اور زیادہ دلکش نظر آئے گا۔

حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو جو قوم تربیت کے لئے ملی تھی وہ بزعم خود خدا کی منتخب اور پسندیدہ قوم تھی۔ جن میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ اس طرح وہ ہمیشہ تربیت اور تعلیم حاصل کرتے رہے۔ لیکن حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کی اول مخاطب وہ قوم تھی جس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے بعد کوئی نبی آیا ہی نہ تھا۔ اس طرح یہ قوم ایک لمبے عرصہ سے بغیر تعلیم و تربیت کے الگ تھلگ پڑی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے رسولوں کا کام حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بہت زیادہ آسان اور سہل تھا۔ اس حقیقت کو ذہن میں رکھ کر جب ہم ان تعلیمات کے ذریعہ پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کو دیکھتے ہیں تو نتائج نہایت حیران کن نظر آتے ہیں۔

بنی اسرائیل نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قدم قدم پر نافرمانی کی۔ مصر سے نکلنے۔ تعاقب ہونے۔ سمندر پار کرنے۔ جنگل میں جاکر بسنے کے واقعات میں سے کوئی ایک واقعہ بھی تو ایسا نہیں جس میں بنی اسرائیل نے کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ دکھایا ہو بلکہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا تو یہ حال تھا کہ ارض موعودہ میں داخل ہونے کی بجائے بڑے افسوس سے کہتے ہیں:-

"ہائے کاش ہم مصر ہی میں
مرجاتے یا کاش اس بیابان
میں ہی مرتے۔ خداوند کیوں ہمیں
اس ملک میں لے جاکر تلوار سے
قتل کرنا چاہتا ہے پھر تو ہماری
بیویاں اور بچے لوٹ کا مال
ٹھہریں گے کیا ہمارے لئے بہتر
نہ ہوگا کہ ہم مصر کو واپس چلے
جائیں"۔ گنتی

اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"یہ لوگ کب تک میری توہین
کرتے رہیں گے اور باوجود
ان سب معجزوں کے جو میں نے
ان کے درمیان کئے ہیں کب تک
مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے
میں ان کو وبا سے ماروں گا۔
اور میراث سے خارج کردونگا"۔
گنتی

بنی اسرائیل اپنی انہی پے درپے نافرمانیوں اور گناہوں کی وجہ سے ابراہیمی ورثہ سے محروم کر دیئے گئے تھے کیونکہ لکھا ہے:-

"میں ان کو وبا سے ماروں گا
اور میراث سے خارج کردونگا"۔

اور ارض موعودہ میں داخلہ کے حکم کی نافرمانی پر باوجود حضرت موسیٰؑ کی سفارش اور دعا کے خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

"وہ اس ملک کو جس کے دینے
کی قسم میں نے ان کے باپ دادا
سے کھائی تھی دیکھنے بھی نہ
پائیں گے"۔ (گنتی باب ۱۴)

اس سے قبل بنی اسرائیل بچھڑے کو معبود بنا کر شرک جیسی قبیح حرکت کے مرتکب ہو چکے تھے، اس موقعہ پر حضرت ہارونؑ کی گواہی بنی اسرائیل کے متعلق یہ ہے کہ:-

"تو ان لوگوں کو جانتا ہے کہ
بدی پر ہر وقت تلے رہتے
ہیں"۔ گنتی

گویا خدا تعالیٰ کی یہ برگزیدہ اور منتخب قوم جو ایک وقت میں دو نبیوں کی زیر تربیت تھی ہر وقت بدی پر تلی رہتی تھی اور فرمانبرداری و اطاعت سے ان کا تعلق نہ تھا۔ بزدلی اور شرک کی طرف میلان تھا۔ بلکہ بائیبل کے بیان کے مطابق تو اس شرک کا بانی مبانی (نعوذ باللہ) خدا کا ایک نبی ہارون تھا۔ یہ ہے موسوی شریعت اور ایمان کا پھل جو خود بائیبل سے ثابت ہے۔

اب آیئے مسیح علیہ السلام کے درخت وجود سے پیدا ہونے والی شاخوں اور پھلوں پر بھی ایک سرسری نظر ڈال لی جائے تاکہ ہمیں موازنہ کرنے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں سہولت ہو۔ سو واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں میں سے بارہ خاص مقام اور مرتبہ کے لوگ تھے جن کے ناموں کی فہرست بڑے اعزاز سے ان کو رسول کے مقام پر بتاتے ہوئے انجیل میں بیان ہوئی ہے اور یہ وہی بارہ برگزیدہ حواری ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ

"جب ابنِ آدم نئی پیدائش
میں اپنے جلال کے تخت پر
بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے
پیچھے ہولئے ہو بارہ تختوں
پر بیٹھ کر اسرائیل کے
بارہ قبیلوں کا انصاف کروگے"۔

لیکن انصاف کے تخت پر بیٹھنے والے بارہ میں سے ایک یعنی یہوداہ اسکریوطی نے تیس کھوٹے سکوں کے عوض اپنے "استاد" اور "خداوند" یعنی مسیح علیہ السلام کو سولی دیئے جانے کے لئے گرفتار کرا دیا۔

مذکورہ بالا حواریوں میں سے ایک پطرس تھے جن کی شان میں خود حضرت مسیحؑ نے فرمایا:-

"تو پطرس ہے اور میں اس
پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا
اور عالم ارواح کے دروازے
اس پر غالب نہ آئیں گے۔
میں آسمان کی بادشاہی کی
کنجیاں تجھے دوں گا اور جو
کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ
آسمان پر بندھے گا اور جو
کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ
آسمان پر کھلے گا"۔

(متی $\frac{16}{18-19}$)

لیکن آسمانی بادشاہت کے کنجی بردار پطرس جو کلیسیا کے بنیادی پتھر ہیں خود مسیح علیہ السلام سے "شیطان" (متی $\frac{16}{23}$) اور "کم اعتقاد" (متی $\frac{14}{31}$) کا خطاب پاتے ہیں۔ اور یہی پطرس مسیحؑ کی زندگی میں ان پر لعنت بھیجتے ہیں ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

اب اس کے مقابل پر نبی امی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا ہونے والے

روحانی انقلاب کو دیکھیں تو بے اختیار انسانی روح صل علیٰ کہہ اٹھتی ہے۔ تاریخ مذاہب اس قسم کی جاں نثاری اور فدائیت کی مثالیں پیش کرنے سے قطعی قاصر ہے۔ تفصیلات تو اس مختصر مضمون میں بیان نہیں ہو سکتیں ایک دو مثالیں ہی پیش کی جا سکتی ہیں۔

ایک صحابیؓ کو جب دھوکے سے کافروں نے گرفتار کرلیا اور قتل کرنے کے لئے مقتل میں لے گئے تو مکہ کے ایک سردار نے کہا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس وقت تم آزاد ہوتے اور تمہاری جگہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) قتل کئے جاتے۔ محبت و عقیدت سے سرشار اس صحابیؓ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو میری جگہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) تمہارے ہاتھوں سے قتل ہوتے۔ خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں اور میرے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی گلیوں میں چلتے ہوئے کانٹا بھی چبھ جائے۔

ایک جنگ کے موقع پر جبکہ کفار کی تعداد مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھی جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب کیا تو ایک انصاری صحابیؓ نے فرمایا کہ حضورؐ ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا جاکر لڑتے رہو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں، بلکہ ہم آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور بخدا دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری ہڈیوں کو روندتا ہؤا نہ گزرے۔

اسلام ایک سدا بہار باغ ہے جس پر بادِ خزاں کبھی مسلط نہیں ہو سکتی اور یہ باغ ہر زمانے میں خوشنما پھلوں اور پھولوں سے مزین رہا ہے۔ ہمارے زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے ذریعہ اسلام میں پھر وہی روحانی قوت اور شوکت پیدا ہو رہی ہے جس کا نظارہ چودہ سو برس پہلے دنیا دیکھ چکی ہے۔ اس روشنی اور تازگی اور سرسبزی کی وجہ سے جو اس نشأۃ ثانیہ میں اسلام کو حاصل ہوئی ہے ہم خدا کے فضل سے دنیا کے ہر مذہب پر حجت و دلیل اور روحانیت و اخلاق کے میدان میں اسلام کو غالب ثابت کر سکتے ہیں۔ اور ہر مذہب کے پیرو کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ اسلام کے سایہ عاطفت میں پناہ حاصل کرکے نجات اور فلاح کی راہ پر گامزن ہوجائیں مبارک وہ جو اپنی صلیب آپ اٹھائے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے لئے پوری مستعدی اور گرمجوشی سے اس کے فضل کا متلاشی رہے ٭

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

منجانب قیادت تربیت انصار اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

صحابہ کرامؓ کا رنگ پیدا کرو

"صحابہ کرام کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ بدوں اس کے کہ وہ اس اصلی مطلب کو جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہ کو نہ تھیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپؐ کی (باتیں) سننے کے واسطے کیسے حریص تھے ... اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ان اللہ مع المتقین"۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ ۱۵)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پاکستانی احمدی جماعتوں کیلئے لمحۂ فکریہ

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے)

پاکستانی جماعتوں میں مجھے جب دورہ کرنے کا موقع ملتا ہے تو بعض طبقوں میں جو الفضل کو بنظر غور نہیں پڑھتے عجیب عجیب غلط فہمیوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دوستوں کی زبان سے سنا گیا کہ تحریک جدید کا بجٹ تو انجمن کے بجٹ سے بھی بڑھ گیا ہے پھر خواہ مخواہ تحریک جدید کے چندہ پر ضرورت سے زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک وضاحتی نوٹ ہدیہ قارئین کرام کیا جائے۔

اول تو موجودہ بجٹ جو بقدر چھتیس لاکھ روپیہ ہے کسی صورت میں بھی ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتا جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا

"ہمارے ذمہ کام بھی تو بہت بڑا ہے اس کے لئے اربوں روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ اگر اربوں روپیہ آجائے تو پھر بھی یہ کام ختم نہیں ہو سکتا۔ روپیہ ختم ہو سکتا ہے مگر یہ کام ہمیشہ بڑھتا چلا گیا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی موجودگی میں یہ سمجھ لینا کہ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کے لئے چھتیس لاکھ روپیہ بہت بڑی رقم ہے۔ دانشمندی نہیں احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک جدید کی مساعی کسی ایک ملک یا کسی ایک قوم تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک اور تمام قومیں ہماری مخاطب ہیں پس ہماری قربانیاں بھی اس نسبت سے ارفع و اعلیٰ ہونی چاہئیں۔

۲ - دوم یہ کہ مامورین کی جماعتیں قربانی کے لئے بہر حال مکلف ہوتی ہیں۔ کیونکہ مامورین کی آمد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ماننے والوں کے دلوں میں صحیح ایمان و عرفان پیدا کیا جائے اور یہ غرض قربانیوں سے بدرجہ اتم پوری ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ روپیہ ہماری ضرورت کے لئے کافی ہو جائے تب بھی تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کیلئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ ہراں کیا جائے اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے۔ تو یہ تم پر ظلم ہوگا یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔"

۳ - سوئم یہ کہ ایک مختصر سی جماعت کا بجٹ چند سالوں میں ۲۷ ہزار روپیہ سے ترقی کرکے چھتیس لاکھ روپیہ تک پہنچ جانا اگرچہ بڑا ایمان افروز ہے۔ لیکن اس میں پاکستانی جماعتوں کے لئے یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے کہ ان کا حصہ اس میں صرف پانچ لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ یہ سارے بجٹ کے ساتویں حصہ سے بھی کم ہے۔ اس صورت حال سے ظاہر ہے کہ تبلیغ اسلام کا بیشتر بوجھ غیر پاکستانی جماعتوں نے اٹھا لیا ہے۔ یہ امر کسی پاکستانی احمدی کے لئے قابل برداشت نہیں ہو سکتا۔ پس اولین مخاطب ہونے کا شرف بھی ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہماری قربانیاں بجائے ماند پڑنے کے پہلے سے زیادہ ابھرنی اور چمکنی چاہئیں۔ اور مسابقت الی الخیر کی روح کے مطابق قربانیوں کے میدان میں ہمیں ہی سب سے آگے رہنے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر مومن کی زندگی کا آخری حصہ اس کے پہلے حصہ سے بہر حال روحانی اعتبار سے بہتر ہونا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ اپنے اولین مخاطب مومنوں کو ارشاد فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا مومن ایک ہی بات جانتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کرکے اس دنیا سے گذر جاتے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق قبول کرنا ہوگا۔ اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ اس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اسکو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

پس کیا بلحاظ مقدار بجٹ کے اور کیا بلحاظ مامور کی جماعت ہونے کے اور کیا بلحاظ اولین مخاطب ہونے کے ہر جہت سے پاکستانی جماعتوں کو ہر لحظہ اپنا معیار قربانی بڑھاتے رہنے کی اشد ضرورت ہے۔ جب تک ہر بجٹ میں پاکستانی قربانیوں کا حصہ نصف سے زائد نہ ہو ہمیں کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جیسا کہ اعداد و شمار سے .... ظاہر ہے یہ قابل قدر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور غیر مبایعین

از مکرم محمد عبد الحق صاحب، گنج مغلپورہ امرتسری

آج غیر مبایعین دنیا پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں شمار نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ صرف محدث تھے۔ ہر ایک شخص آزاد ہے کہ جو چاہے عقیدہ رکھے لیکن دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے امر حق کو چھپانا اور خلاف واقعہ امر بیان کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ذیل میں ہم غیر مبایعین کے سابق امیر مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا ایک ایسا حوالہ درج کرتے ہیں جس میں واضح طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرہ انبیاء کے ایک ممتاز فرد تھے نہ کہ محدث یہ ایک مضمون ۱۹۱۰ء میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی ادارت میں شائع ہوا۔ اس کا عنوان تھا "انبیائے عالم" سردار پریتم سنگھ صاحب ایم اے کے ایک مضمون کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

۱- "اسکے بعد سردار صاحب اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک نبی آیا مگر انہوں نے صراحت کے ساتھ اس نبی کا نام بیان نہیں فرمایا آپ لکھتے ہیں بالآخر ہمارے زمانہ میں بھی ایک نبی پیدا ہوا اور اس کی تعلیم کے لئے یہ امر مقدر ہے کہ اس عظیم الشان زمانہ کے لوگ اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کریں گے"۔ اگرچہ سردار صاحب نے بالصراحت اس موجودہ زمانے کے نبی کا نام نہیں لیا مگر ان کے مضمون پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا اشارہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح و مہدی موعود کی طرف ہے کیونکہ جو کیفیت سردار صاحب ایک سچے نبی کی بیان کرتے ہیں وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر بالکل چسپاں ہوتی ہے"۔
(ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۴۷)

۲- "اس زمانہ میں جس قدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں ان میں سے ایک احمد ہی ہے جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے اگر زرتشت ایک نبی تھا اگر بدھ اور کرشن نبی تھے اگر موسیٰ اور حضرت مسیح خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زرتشت اور دیگر انبیاء علیہ السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہ امی وابی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"۔
(ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۴۸)

آگے چل کر حضور کی زندگی کو .... انبیاء کی زندگی کی طرح ثابت کرکے لکھتے ہیں:۔

"الغرض جو شخص ذرا بھی تدبر سے کام لے گا اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوگا کہ حضرت مرزا غلام احمد اس پاک گروہ میں سے ایک عظیم الشان فرد ہے جو انبیاء کے نام سے ممتاز ہے۔ اگر وہ اپنے اصول پر کاربند ہوں تو ان کو اس امر کے ماننے میں ہرگز عار نہ ہوگا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام درحقیقت ایک سچے نبی ہیں اور اس زمرہ میں سے ہیں جن کو انبیاء اور رسل کے نام سے پکارا جاتا ہے"۔ (صفحہ ۲۵۲)

اب جو شخص بھی مندرجہ بالا سطور کو پڑھے گا۔ وہ یہ ماننے پر مجبور ہوگا کہ غیر مبایعین کے امیر کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح درحقیقت ایک سچے نبی تھے۔ اور واقعی زمرۂ انبیاء میں شامل تھے۔

مقام حاصل کرنے کے لئے انہیں موجودہ مساعی سے چارگنا زیادہ مساعی عمل میں لانی ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق سعید بخشے۔

تلاش گمشدہ

عزیزم میر محمد سعید خان ابن چوہدری محمد شریف خان صاحب پنجاب ڈینٹل ہسپتال راوی روڈ لاہور قد پانچ فٹ سات انچ رنگ گورا عمر تقریباً ۲۰ سال ۲۶ جون ۶۵ء بروز ہفتہ پانچ بجے شام سے لاپتہ ہے اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو پہنچا کر ممنون فرمادیں نیز اگر محمد سعید خان صاحب خود پڑھیں تو فوراً گھر لوٹ آئیں ان کے والدین بہت پریشان ہیں (رشید احمد ارشد کارکن دفتر انصار اللہ)

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال ۱۹۶۵ء

مندرجہ ذیل جماعتوں اور احباب کرام کی طرف سے چندہ وقف جدید کے وعدے اور نقد رقوم وصول ہوئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ایسے تمام احباب کے لئے دعا فرما دیں جنہوں نے اب تک وعدے اور اپنا چندہ بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

ملتان شہر	۲۳۰/-
چوہدری شاہنواز صاحب کراچی نقد	۱۲۰۰/-
ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری ہو نقد	۱۰۰/-
مکرم شیخ عبدالغفور صاحب راولپنڈی	۱۲۰۰/-
جماعت راولپنڈی (قسط)	۵۳۱/۱۲
بنی سرروڈ - تھرپارکر	۲۷۴/۲۵
حافظ آباد - ضلع گوجرانوالہ	۲۲۷/۲۴
پی اے ایف - سرگودھا	۳۰۱/۷۵
حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۳۴۴/۵۰
ٹھیکیدار محمد عبدالخالق صاحب جٹہری	۱۰۰/-
گوکھووال چک ۱۲۱ - لائلپور	۲۶۹/-
تیج گاؤں - ضلع ڈھاکہ	۲۸۲/۲۵
لائلپور شہر (قسط)	۲۸۳/۵۰
منٹگمری شہر	۹۰۷/-
مردان	۱۲۵/۶۸
احمدیہ گرلز ہائی سکول - سیالکوٹ	۱۹۰/۹۸
مشرقی پاکستان - فاضل پور	۱۹/۰۶
سندیپ	۲۰۵/۰
حلوہ پارہ	۳۷/۸۷
بھادو گھر	۳۴/۰۶
گھٹودا	۵۹/۷۵
برہمن بڑیہ	۱۵۰/۵۵
کرودا	۸۰/۳۷
متفرق	۸۳/۵۰
میمن سنگھ	۶۱/۰۰

راولپنڈی (اقساط)	۱۰۲۵/۲۵
لجنہ چٹاگانگ	۱۵۷/۰۰
پھلو پور - ضلع سیالکوٹ	۱۱۶/۱۲
آزاد کشمیر - کوٹلی	۱۲۴/۷۹
کوٹلی	۱۴۹/۵۰
چپاڑی	۱۰/-
بھابڑہ	۳۹/۳۷
مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس بالیکی	۵۲۰/-
" سیٹھ محمد یوسف صاحب چنیوٹ نقد	۵۰۰/-
گوجرہ - ضلع لائلپور	۱۸۱/۹۰
منڈی بہاؤالدین - ضلع گجرات	۱۲۴/۳۱
چک ۸۱ جنوبی - سرگودھا	۱۰۰/-
ربیوکے - سیالکوٹ	۴۶۲/۱۶
میاں چنوں	۱۳۳/۵۰
گوجرانوالہ شہر (قسط)	۹۹۸/۰۵
وزیر آباد	۳۶۹/۷۵
لجنہ چک ۵۶۵ گ - لائلپور	۱۰۴/۵۰
تلونڈی راہوالی	۱۰۲/۸۸
راولپنڈی (قسط)	۸۵۶/۰۰
گوجرانوالہ (قسط)	۹۴۰/۵۶
حافظ آباد	۲۲۹/۸۷
سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری	
لاہور - نقد	۴۰۹/۲۸

شکریہ احباب

خاکسار کا لخت جگر عزیزم داؤد انور مرحوم ۶/۶۵ کو سکول سے واپسی پر سڑک عبور کرتے ہوئے ٹرک کی زد میں آکر موقعہ پر ہی شہید ہو گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سلسلہ میں لاتعداد عزیزوں، دوستوں، احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ نے بذریعہ خطوط، تاروں اور مختلف ذرائع سے اظہار تعزیت و ہمدردی کیا ہے۔ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا ان سب بھائیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ ہر آفت سے محفوظ رکھے۔

(انور ملک۔ ۱۳۱ اونیاں منڈی۔ لاہور چھاؤنی)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۶/۶۵ میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطاجات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں مکرم شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحبان۔ پسران شیخ محمد الدین صاحب کی رقم صحیح نہیں پڑھی جاتی۔ انہوں نے ۵۰۰/- روپیہ عنایت فرمایا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

۲۔ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے لئے ہدایات بھجوائی جا رہی ہیں۔ مقابلہ حفظ قرآن مجید و حدیث وغیرہ کیلئے جو نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اسمیں قصیدہ کے اشعار ۱۳ سے ۲۵ تک مقابلہ میں شامل ہونگے۔ سرکلر میں ۴۰ سے ساٹھ تک چھپے ہوئے ہیں اسکی تصحیح کرلیں اور اسکے مطابق تیاری کروائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک اکثر لجنات کی طرف سے چندہ جات کی وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ چندہ خدمت خلق چندہ اصلاح و ارشاد چندہ ناصرات اور چندہ اجتماع مجوزہ بجٹ سے بہت کم اور تقریباً برائے نام ہے۔ تمام لجنات کی صدر صاحبان اور سیکرٹریان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو تیز کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ چندہ مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ اپنا مجوزہ بجٹ پورا کر سکیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۲۔ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ سالانہ کارگذاری کی قیمت کم کر کے ایک روپیہ کر دی گئی تھی۔ تا ہر احمدی گھرانہ اسے خرید سکے لیکن بہت کم لجنات نے یہ رپورٹ خریدی ہے۔ تمام لجنات کی صدر صاحبات دفتر لجنہ مرکزیہ سے رپورٹ منگوا کر اپنی ممبرات میں تقسیم کریں۔ اور انہیں پڑھنے کی تلقین کریں۔ تاکہ انہیں لجنہ کے کاموں سے واقفیت اور دلچسپی پیدا ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۳۔ یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک ربوہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس جاری ہے اس کلاس میں قرآن کریم کی تفسیر۔ فقہ۔ اختلافی مسائل اور حدیث پڑھائی جائے گی۔ پردے کا انتظام اس میں ہے۔ جو لڑکیاں میٹرک کے بعد اور سب تعلیمی اداروں میں چھٹیوں کی وجہ سے فارغ ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ ایک مہینہ دین کے لئے وقف کر کے مرکز میں آکر اس کلاس میں شمولیت کر کے استفادہ کریں۔

قیام و طعام کا انتظام دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(صدر لجنہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

مورخہ ۲۴ جون ۱۹۶۴ء کو بمقام پھگلہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ سید محمد صادق شاہ ابن سید عبدالرحیم شاہ صاحب کی تقریب شادی سر انجام پذیر ہوئی۔ جماعت کے افراد کے علاوہ علاقہ کے معززین اور حکام نے بھی شرکت فرمائی۔ سید محمد صادق صاحب مخلص نوجوان ہیں اور یہ شادی ان کے اپنے خاندان میں ہوئی ہے۔ جملہ بزرگان اور اصحاب اسکے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد عرفانی۔ از دار العرفان مانسہرہ)

گمشدہ گھڑی

ایک گھڑی ۱۷ جیول SONANA نامی مورخہ ۵ جولائی کو صبح ۸ بجے ماڈل ٹاؤن بس پر چڑھتے وقت کہیں گر گئی ہے۔ گھڑی بیلٹ کے بغیر ہے۔ ڈائل کا سنہری رنگ گھس گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ ۱۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

کیپٹن شیخ نواب دین دار الفضل ربوہ ضلع جھنگ

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ نور بیگم صاحبہ مورخہ ۲۹/۶/۶۵ بروز منگلوار بوقت ۱۱ بجے صبح اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئیں ہیں۔ مورخہ ۳۰/۶/۶۵ بوقت ۸ بجے صبح بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں۔ ان کی عمر ۴۳ سال تھی۔ ۷ لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار محمد یوسف مدرس ٹی۔ آئی پرائمری سکول ربوہ)

ضروری اعلان

ماہ جون ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے اپنے بلوں کی رقم دس جولائی ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہٰذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایا جات

از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے جو ازل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہے۔

قسط نمبر ۵

مکرم چوہدری محمد علی صاحب رحمان آباد ضلع نواب شاہ -/۱۰۰۰

" رفاقت احمد صاحب نواب شاہ منجانب مکرم سیٹھ محمد اسحاق صاحب -/۲۰۰

" بابو عبد الحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ منجانب قاضی محمد اسلم صاحب -/۱۰۰

" بریگیڈیر اقبال احمد صاحب شاہ نواز لمیٹڈ راولپنڈی -/۱۰۰

مکرم نجم الدین صاحب سیکرٹری مال قمر آباد -/۱۰۰

مکرمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ -/۱۰۰

حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ڈاکٹر محمد منیر صاحب لاہور -/۱۰۰

مکرم منشی سربلند خانصاحب معہ اہل و عیال -/۱۰۰

" ملک دوست محمد صاحب بہاولنگر منجانب جماعت احمدیہ بہاولنگر -/۸۱

" عبد الرحمٰن صاحب ہیر آباد میرپور خاص -/۶۲

" شیخ ناصر احمد صاحب کالا قمر جنٹ صدر بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری -/۵۰

مکرم کرنل ایم ایم شفیع صاحب راولپنڈی -/۵۰

" سیکرٹری صاحب مال ملتان بجناب مکرم عبد الماجد صاحب -/۵۰

مکرم مخدوم محمد ایوب صاحب میانی ضلع سرگودھا -/۳۰

" حبیب الرحمٰن صاحب دردڈیال آزاد کشمیر بجناب مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد مرحوم -/۳۰

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب غلام رسول منڈی ماموں کانجن -/۳۰

" چوہدری نذیر احمد صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ -/۲۵

جماعت احمدیہ کوٹھے والا چاہ کرم سنگھ -/۲۵

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور منجانب جماعت احمدیہ " -/۲۸

" خواجہ حبیب اللہ صاحب، محمد امین صاحب گوجرانوالہ -/۲۵، ۵۵

" ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی سرگودھا -/۲۵

" سردار عبد القادر صاحب چنیوٹ منجانب ڈاکٹر شریف احمد صاحب -/۲۵

" فقیر اللہ صاحب کامران تخت لجاتی ضلع مردان -/۲۵

مکرم قاضی شریف احمد صاحب چاہ لوہڑ والا ملتان چھاؤنی بجناب محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان -/۲۵

مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی بجناب شہناز صاحبہ -/۲۵

مکرم چوہدری نور احمد صاحب سول لائن از ڈاکٹر احسان علی صاحب -/۲۵

مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب معرفت چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ -/۲۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر حسین صاحب -/۲۰

مکرم بابو عبد المجید صاحب صدر حلقہ مزنگ از محمد بشیر صاحب ذیروی -/۱۷

" سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور -/۱۵

" ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی -/۱۵

جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بذریعہ خواجہ محمد امین صاحب -/۱۱

اکبر علی صاحب نافوال بجناب جماعت احمدیہ کنگ چنن گجرات -/۱۰

مکرم خواجہ احمد صاحب شمسی آباد۔ لاہور -/۱۰

شادی خانصاحب چک $\frac{113}{12L}$ ضلع منٹگمری -/۱۰

مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن اوجلوی راولپنڈی -/۱۰

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مغلپورہ۔ لاہور -/۱۰

مکرمہ رضیہ ممتاز صاحبہ ربوہ بذریعہ عبد الحق صاحب کاتب -/۱۰

مکرم امتیاز احمد صاحب P.I.A -/۱۰

" ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب شادی خاں ضلع اٹک -/۱۰

مکرم بشیر احمد صاحب نوشہرہ منجانب کریم بخش صاحب -/۱۰

" محمود احمد صاحب گوجرہ منجانب محمد الدین صاحب چک ۲۲۶ -/۱۰

" خواجہ شمس الدین صاحب کوہ نور کالونی راولپنڈی -/۱۰

ڈاکٹر بشیر احمد صاحب -/۱۰۰۰

درخواست ہائے دعا

(۱) میری پھوپھی جان عرصہ تین چار سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ حالت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (قمر احمد محلہ دار الیمن ربوہ)

(۲) ہم کیڈٹ کالج پشاور کے سات احمدی طلباء نے مختلف جماعتوں کے امتحان دئے ہیں۔ ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست

وعدہ جات تحریک جدید میں اضافہ کی تحریک

ایمان افروز و مخلص مجاہد کا قابل تقلید نمونہ

تحریک جدید کے کاموں میں غیر معمولی توسیع کے پیش نظر وعدہ جات میں ہر سال نمایاں اضافہ کی ضرورت واضح ہے دفتر ہذا کی طرف سے بعض مخلصین کی خدمت میں لکھا گیا کہ وہ اپنے وعدوں کو بڑھا کر ثواب دارین حاصل کریں چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلا ایمان افروز جواب مکرم جناب ڈاکٹر محمد منیر صاحب ریلوے روڈ لاہور کی طرف سے ملا ہے ان کا وعدہ -/۶۰۰ روپے کا تھا جو ادا ہو چکا ہے اب انہوں نے ایک ہزار روپے کا پیشگی وعدہ ارسال فرمایا ہے۔ یہ تحریر فرماتے ہوئے کہ

"میں پہلے ہی ارادہ کر چکا تھا کہ نئے سال میں تحریک کا چندہ کچھ بھیج/۱۰۰۰ کردوں ..... زندگی کا بھروسہ نہیں اس لئے میں ابھی سے سال نو کے چندے کا وعدہ (بقدر ایک ہزار روپیہ) کر دوں۔"

اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ان کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ دیگر مخلص اور مخیر حضرات جو ایک ہزار روپیہ کے قریب قریب وعدہ فرماتے ہیں وہ ذرا مزید ہمت اور جذبہ تبلیغ اسلام سے کام لیتے ہوئے اپنے وعدوں کو کم از کم ایکہزار روپے تک بڑھا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے تینوں بچے عزیزان فریدہ ورک فرخندہ ورک محمد اظہر ورک امسال میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر پاس ہو گئے ہیں اول الذکر دونو دختران نے وظائف حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کامیابیاں ان کے لئے آئندہ بھی دنیاوی و دینی کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(سلطان علی ورک سیالکوٹ شہر)

الفضل کے خریداران کی خدمت میں ضروری گذارش

بعض احباب یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ ان کے اخبار کی قیمت ختم ہونے پر انکی خدمت میں وی پی نہ بھجوایا جائے۔ بلکہ چٹھی کے ذریعہ مطالبہ کیا جائے۔ لیکن متعدد احباب کی خدمت میں کئی کئی چٹھیاں ارسال کی جاتی ہیں۔ مگر وہ نہ تو قیمت بھجواتے ہیں۔ اور نہ کوئی جواب ہی دیتے ہیں۔

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ دفتر ہذا کی طرف سے ان کی خدمت میں صرف دو مرتبہ یاد دہانی کرائی جائے گی۔ اور تیسری مرتبہ وی پی بھجوا دیا جائے گا وی پی واپس آجانے کی صورت میں دفتر ہذا پرچہ بند کرنے پر مجبور ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

دعا ہے۔ (مرزا سہیل حمید ناظم آباد کراچی ۱۸) (۳) جناح سنٹرل ہسپتال میں میرے مثانے کا اپریشن بفضل خدا کامیابی سے ہوا۔ میں ان سب محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری صحت کے لئے دعا فرماتے رہے، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مجھے صحت و عافیت سے رکھے۔ ....

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں اچھا اور مرغوب مال خرچ کرنا ضروری ہے

اس کے بغیر ہماری قربانیاں بلند شان رکھنے والی قرار نہیں پا سکتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ دو اس مال میں سے دو جو تمہارا کمایا ہوا ہے اور اچھا مال ہے۔ یہ نہیں کہ دوسروں کے اموال پر ناجائز تصرف کر کے ان کو خرچ کرنے لگ جاؤ۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان کے دلوں میں غریبوں کی امداد کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ ڈاکے ڈالنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر انہیں جو کچھ ملتا ہے اس کا ایک بڑا حصہ غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو فلسفہ اخلاق سے واقف نہیں ہوتے بالعموم ایسے ڈاکوؤں کی بڑی تعریف کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فلاں ڈاکو بڑا اچھا ہے کیونکہ وہ غریبوں کی مدد خوب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ غریبوں کی مدد کرنے کا کوئی طریق نہیں کہ ڈاکہ ڈالا اور دوسروں کا مال چھین کر غریبوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنی جائز کمائی میں سے جتنا دے سکتے ہو دو اور باقی کام خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ لوگوں کا مال لوٹ کر غرباء کی امداد کرنا تو حلوائی کی دوکان پر دادا جی کے فاتحہ کا مصداق بنتا ہے۔ اگر تمہارے نزدیک غربا زیادہ ہیں تو اس کی ذمہ داری تم پر نہیں۔ تم جتنا بھی دے سکتے ہو دو باقی کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو۔

اس جگہ من طیبات ما کسبتم سے یہ مراد نہیں کہ مومنوں کی کمائی میں کچھ پاک مال ہوتا ہے اور کچھ ناپاک اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صرف پاک مال خرچ کیا کریں ناپاک مال خرچ نہ کیا کریں۔ بلکہ یہ لفظ ما کسبتم کی صفت حسنہ کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور مراد یہ ہے کہ تم نے جو کچھ کمایا ہے وہ طیب ہی ہے۔ لیکن ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اس طیب مال کا بھی جس میں ہر قسم کا مال اور علم بھی شامل ہو سکتا ہے۔ ایک حصہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا کرو۔ گویا انفقوا من طیبات ما کسبتم فرما کر مومنوں کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ ان کا مال ہمیشہ طیب اور پاک ہی ہوتا ہے۔ ناپاک مال کی اس میں ذرہ بھی آمیزش نہیں ہوتی۔

دوسرے یہاں طیب حرام کے مقابلہ میں نہیں بلکہ خبیث کے مقابلہ میں آیا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ انفقوا میں صدقہ دینے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ تب پورا ہوگا۔ جب تم اپنے اچھے اور مرغوب مال میں سے خرچ کرو گے۔ یوں مستعمل اشیاء بھی غرباء کو دی جا سکتی ہیں اور ان کا دینا ہرگز منع نہیں۔ مثلاً انسان اگر کسی کو پرانا کپڑا دے دے جس سے دوسرا شخص فائدہ اٹھا لے تو یہ ناجائز نہیں بلکہ یہ فعل اسے ثواب کا مستحق بنائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے

انفقوا من طیبات ما کسبتم

میں صدقہ دینے کا جو حکم دیا ہے وہ اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ وہ اس حکم سے اسی وقت عہدہ برآ ہوگا جبکہ وہ ان چیزوں میں سے دے جو اس کے کام کی ہے۔ یعنی اعلیٰ درجہ کا اور اچھا مال دے۔ تا کہ اس کی قربانی زیادہ بلند شان رکھنے والی ہو۔"

تفسیر سورۃ البقرہ ص ۶۱۴-۶۱۵

پاکستان بیرونی تجارت کا رُخ چین، روس اور انڈونیشیا کی طرف موڑ دیگا

لاہور میں وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق کی پریس کانفرنس

لاہور ۵ جولائی۔ بعض ترقی یافتہ ممالک پاکستان کو اس شرط پر اقتصادی امداد دے رہے ہیں کہ امدادی فنڈ کے تحت سارا مال انہی سے خریدا جائے۔ انہیں خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ اتنی ہی مالیت کا سامان پاکستان سے خریدیں ورنہ درآمد کی فری لسٹ سے ان ممالک کی مصنوعات کو خارج کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان توازن ادائیگی میں اپنا خسارہ پورا کرنے کے لیے نئی منڈیاں تلاش کر رہا ہے مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق نے کہا ہے کہ روس چین انڈونیشیا اور افریقہ کے نئے ممالک میں پاکستانی مال کی کھپت کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ مسٹر غلام فاروق کل لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی تجارتی ادارے جن میں عالمی بنک بھی شامل ہے پاکستان کو برآمدی صنعت کو فروغ دینے سے ہمیشہ باز رکھتے رہے ہیں وہ ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ ہم عالمی منڈیوں میں مستحکم پوزیشن حاصل نہیں کر سکتے۔

مثال کے طور پر ۱۹۵۲ء میں عالمی بنک نے پاکستان کو یہ مشورہ دیا کہ پاکستان کو اپنا خام پٹ سن بھارت کے ہاتھ فروخت کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ حالانکہ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ پاکستان کو جوٹ ملز قائم کرنے کا مشورہ دیا جاتا اور اس معاملہ میں امداد کی جاتی۔ اب جبکہ ہم نے اس میدان میں خود کام کیا تو یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ دنیا کے متعدد ممالک میں پاکستان کے لئے بھاری مقدار میں پٹ سن کی مصنوعات فروخت کرنے کے امکانات موجود ہیں۔

ان واقعات سے یہی سبق ملتا ہے کہ ہم دوسروں کے پیچھے چلنے کی بجائے اپنا راستہ خود متعین کریں۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس روز وسیع پیمانہ پر خاص اہتمام سے جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر لیکچرز کرائے جائیں نیز ہر جماعت جلسہ کی روداد سے مرکز کو مطلع کرے۔

اس موقع پر الفضل کا ایک خاص نمبر بھی شائع ہوگا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ مقدسہ سے متعلق اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء بروز سوموار بوقت ۹ بجے صبح بمقام مسجد احمدیہ دارالذکر ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے جس میں جماعت کے علماء کرام تشریف لا کر تقاریر فرمائیں گے۔ عشاق رسول سے پرزور اپیل ہے کہ وہ کثرت سے اس عظیم الشان جلسہ میں شرکت فرماویں۔ لاؤڈ سپیکر اور پردہ کا انتظام ہوگا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷